اتوار
۳۱۔ جولائی ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹۰
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۶۹ | اتوار۔ ۲۱۔ صفر۔ ۱۴۱۵ھ' ۳۱۔ وفا ۱۳۷۳ ھش' ۳۱۔ جولائی ۱۹۹۴ء

اصل راہ اور گُر خداشناسی کا دعا ہے

اصل راہ اور گر خداشناسی کا دعا ہے اور پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے ایک پنجابی فقرہ ہے "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا" حقیقت میں جب تک انسان دعاؤں میں اپنے آپ کو اس حالت تک نہیں پہنچا لیتا کہ گویا اس پر موت وارد ہو جاوے اس وقت تک باب رحمت نہیں کھلتا۔ خدا تعالیٰ میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے جب تک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے۔ جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ جن کو سُوا کہتے ہیں یا راجباہا کہتے ہیں۔ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ مثلاً زبان وغیرہ۔ اگر چھوٹی نہر یا سُوئے کا پانی خراب اور گندہ اور میلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے۔ پس اگر کسی کو دیکھو کہ اس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے' تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۲۵)

صاحب ایمان کبھی اسراف نہیں کرتا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (صاحب ایمان) وہ ہوتا ہے کہ جو کبھی اسراف نہیں کرتا۔ مگر اس زمانہ میں بہت لوگ ایسے ہیں کہ جتنی ان کی آمدنی نہیں ہوتی اس سے زیادہ خرچ کر دیتے ہیں' اور بہت ایسے ہیں کہ جب ان کو کہا جائے کہ تم اپنی بیوی بچوں کو کیوں خرچ نہیں دیتے تو کہہ دیتے ہیں کہ تنخواہ تھوڑی ہے۔ ہم شریف آدمی ہیں۔ اپنے اخراجات چلائیں یا ان کو دیں' میں کہتا ہوں کہ اگر اسی کا نام شرافت ہے تو پندرہ کروڑ تنخواہ والا بھی بیوی بچوں کے لئے کچھ نہیں بچا سکتا۔ کیونکہ یورپ نے عیش و عشرت کے سامان اس کثرت سے پیدا کر دیئے ہیں کہ جس قدر بھی روپیہ ہو۔ بہت جلدی صرف ہو جاتا ہے لیکن وہ لوگ جو بیوی بچوں کے لئے خرچ کرنے والے ہوتے ہیں وہ تو دس دس اور پندرہ پندرہ روپے کے ملازم ہو کر بھی کرتے ہیں اور جو نہیں کرنا چاہتے وہ سینکڑوں روپیہ کی آمدنی ہوتے ہوئے بھی نہیں کرتے۔ اور دوسرے ہی فضول اخراجات میں روپیہ کو ضائع کر دیتے ہیں۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) سنایا کرتے تھے کہ ایک شخص کو اپنے باپ کی بہت سی دولت مل گئی اس نے اپنے دوستوں اور آشناؤں کو بلا کر پوچھا کہ مجھے دولت خرچ کرنے کا طریق بتاؤ۔ کسی نے کچھ بتایا' کسی نے کچھ' لیکن اسے کوئی پسند نہ آیا' ایک دن وہ بازار سے گذر رہا تھا کہ بزاز کے کپڑے پھاڑنے کی اسے آواز آئی۔ جس کو اس نے بہت پسند کیا اور اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ میرے سامنے کپڑے کے تھان لا کر پھاڑا کرو۔ اس طرح اس نے کپڑے پھڑوانے شروع کئے اور چر چر کی آواز سننے لگا۔ اور ہزار ہا روپیہ اس پر خرچ کر دیا۔ تو خرچ کرنے کے لئے تو وہ بھی کہتا تھا کہ کپڑے پھٹنے کی بڑی مزیدار آواز ہے جو کانوں کو بہت بھلی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن کیا یہ بھی کوئی خرچ کرنا تھا۔ پس کسی مال کو ناجائز اور فضول طور پر خرچ کرنا کوئی بھی مشکل کام نہیں ہے۔ اگر کسی کے پاس کروڑوں کروڑ روپیہ بھی ہو تو وہ بھی سب کچھ خرچ کر کے کنگال اور نادار بن سکتا ہے۔ اور ایسا اکثر دنیا میں ہوتا ہے۔ ہاں روپیہ کا جائز طور پر ٹھکانے پر خرچ کرنا مشکل ہے۔ اور بہت مشکل ہے۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) کا یہ قول ہے کہ روپیہ کمانا آسان ہے مگر خرچ کرنا بہت مشکل ہے' واقعہ میں یہ بہت ہی سچا قول ہے دنیا میں بہت لوگ ہیں جو بہت بہت روپیہ کماتے ہیں لیکن انہیں خرچ کرنا نہیں آتا۔ اس لئے کنگال ہی رہتے ہیں۔ اور بہت ایسے ہیں جو کم کماتے ہیں مگر چونکہ انہیں خرچ کرنا آتا ہے اس لئے آسودہ رہتے ہیں۔

(از خطبہ ۷۔ جنوری ۱۹۱۶ء)

اخیار اور ابرار کا نام ابد الآباد تک زندہ رہتا ہے

یاد رکھو خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ چنانچہ فرمایا ہے (-) اخیار اور ابرار کا نام ابد الآباد تک زندہ رہتا ہے۔ گزشتہ زمانے کے بادشاہوں یہاں تک کہ قیصر و کسریٰ کا کوئی نام بھی نہیں لیتا' برخلاف اس کے خدا تعالیٰ کے راستبازوں اور برگزیدوں کی دنیا مداح ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

عہدیداران کیلئے نصائح

(از لیکچر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ ۹۱-۸-۳۱)

"تربیت کے لئے دل کی نرمی بھی اس طرح کی ہونی چاہئے کہ نظم و ضبط کے ساتھ مل جل کر اس میں رس پیدا کر دے اور نظام جماعت کو جب ایک انسان نافذ کرے تو جن لوگوں پر وہ نظام نافذ ہوتا ہے۔ ان کو یہ احساس نہ ہو کہ یہ ایک خشک قسم کا نظام ہے۔ جو ٹھونسا جا رہا ہے۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی تلخی سے تنقید کی جاتی ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ گویا جو کمزور ہے وہ گھٹیا ہے بے حقیقت ہے تھوڑی غلطی بھی سرزد ہو گئی ہو یا بے احتیاطی ہو گئی ہو۔ تو اس کو نظر سے گرا دیا جائے۔ یہ طریق تربیت کا طریق نہیں ہے"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان داخلہ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ

○ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں سال اول کے لئے پری میڈیکل' پری انجینئرنگ اور آرٹس (صرف ریاضی' شماریات' اکنامکس گروپ میں) مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق داخلہ شروع ہے۔

۱۔ مطبوعہ داخلہ فارم و پراسپکٹس دفتر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ سے صبح آٹھ بجے تا بارہ بجے دوپہر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۲۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخر تاریخ ۸۔ اگست ۱۹۹۴ء مقرر ہے۔

۳۔ انٹرویو مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۹۴ء کو صبح ساڑھے سات بجے نصرت جہاں اکیڈمی میں ہونگے۔

۴۔ کامیاب امیدواروں کی لسٹ ۱۱۔ اگست ۱۹۹۴ء کو نوٹس بورڈ پر لگا دی جائے گی۔

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ فیصل آباد بورڈ سے باقاعدہ منظور شدہ ہے۔ اور یہاں N.C.C. کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۳۱- وفا ۱۳۷۳ ھش ۳۱- جولائی ۱۹۹۴ء

الفضل کی بندش؟

"الفضل" کوئی مقامی اخبار نہیں کہ ایک چھوٹے سے حلقہ میں اپنا اثر پیدا کرتا ہو اور دوسرے علاقوں کے لوگ اسے جانتے بھی نہ ہوں یہ ایک عالمگیر اخبار ہے۔ تقریباً ڈیڑھ سو ممالک میں تو اسے باقاعدہ پڑھنے والے دوست موجود ہیں اور ان کے علاوہ بھی کئی ممالک میں دستیاب ہو سکتا ہے۔ اس کا جاری رہنا ان تمام دوستوں کی روح کی غذا ہے۔ اس سے ان سب کو محبت بھی ہے اور عقیدت بھی۔ کسی وجہ سے نہ ملے تو پریشان ہو جاتے ہیں اور دن رات دعائیں کرتے ہیں کہ یہ ملتا ہی رہے اور باقاعدگی کے ساتھ ملتا رہے۔

ایسے اخبار کے متعلق روزناموں میں اس خبر کا چھپ جانا کہ اخبار "الفضل" بند کر دیا گیا ہے ایک ایسی خبر ہے جو تمام احمدی دوستوں کے دلوں کو زخمی کرنے والی ہے۔ فوراً پریشانی میں وہ ادھر ادھر سے معلوم کرنے لگتے ہیں کہ کیا یہ خبر سچ ہے۔ گذشتہ دنوں بھی ایک ایسی ہی خبر شائع ہوئی تھی۔ باقی باتیں کہنے سے پہلے ہم حکومت سے دو سوال کرنا چاہتے ہیں پہلا تو یہ کہ جب تک "الفضل" کی انتظامیہ کو حکومت کی طرف سے ایسی خبر کی اطلاع نہ مل جائے کسی اور شخص کو یہ خبر کیسے مل جاتی ہے۔ کیا حکمرانوں کے دفاتر میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دفتری خبریں آؤٹ کر دیتے ہیں قبل از وقت اپنے دوستوں کو بتا دیتے ہیں اگر ایسا ہے تو کیا یہ بات حکومت کے مفاد میں ہے؟ کیا اس بات سے حکمرانوں کی کمزوری کا اظہار ہوتا ہے یا مضبوطی کا۔ حکومت کو اس بات کا سختی سے نوٹس لینا چاہئے دوسری بات یہ کہ "الفضل" حکومت کی طرف سے جاری کردہ ڈیکلریشن کے تحت چھپتا ہے۔ حکومت کو یہ حق تو حاصل ہے کہ وہ کسی بھی اخبار کو کسی وجہ سے بند کر دے لیکن جب اس کا ڈیکلریشن موجود ہے۔ اور اخبار کی اشاعت کی اجازت ہے کسی کا اس قسم کی جھوٹی خبر اڑانا کہاں تک قابل برداشت ہے کیا حکومت کا یہ فرض نہیں کہ وہ ایسی کسی بھی خبر کی تردید کرے۔ ہم نے پہلے بھی ان کالموں میں کہا ہے کہ کم از کم حکومت سے متعلق غلط خبروں کی تردید حکومت کو ہی کرنی چاہئے۔

جہاں تک ہمارے قارئین کا تعلق ہے ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہم ہر ممکن کوشش کریں گے کہ اخبار "الفضل" جاری رہے۔ یہ جماعت کا اہم ترین آرگن ہے۔ لیکن چونکہ اس کا چلتے رہنا یا بند ہو جانا ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے اس لئے ہم ہر وقت ہر بات کے لئے تیار ہیں۔ اور خدا نے چاہا تو جو سہولت اخبار "الفضل" کے ذریعے ہمارے قارئین کو میسر ہے وہ بہرصورت جاری رہے گی ایک راستہ بند ہو تو سینکڑوں دیگر راستے کھل جاتے ہیں۔ جماعت کے پاس ایسے ذرائع موجود ہیں کہ ہم قارئین تک پہنچتے رہیں گے۔ "الفضل" جماعت کی آواز ہے۔ "الفضل" تو بند ہو سکتا ہے۔ لیکن جماعت کی آواز بند نہیں ہو سکتی۔

لوگ پہلے ایک تجربہ کر چکے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) کو ملک سے باہر جانا پڑا تو غیروں کا خیال تھا کہ اب یہ آواز بند ہو جائے گی۔ لیکن ہوا کیا؟ اللہ تعالیٰ کہ وہی ہمارا کارساز ہے۔ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ حضرت امام جماعت دنیا بھر میں گھر گھر میں آموجود ہوئے۔ اب ٹی وی میں یوں سامنے بیٹھ کر بات کرتے ہیں گویا صرف آپ سے مخاطب ہیں۔ احمدیہ جماعت کی آواز کو نہ کوئی بند کر سکا ہے اور نہ کوئی بند کر سکے گا۔

"الفضل" خدا کے فضل سے جاری ہے۔ اور خدا نے چاہا تو جاری رہے گا۔ اس شکل میں یا کسی اور بہتر شکل میں۔

دھمکیاں دیتے ہو تم گھیراؤ کی
آج تک کب، کب ہوئے ہو کامیاب؟
یوں چلے آؤ تو سر آنکھوں پہ آؤ
اپنے دل میں ہے محبت بے حساب

ابو الاقبال

کیا ہے منتخب پیرِ مُغاں کو ہم نے پیروں میں
اگر زندہ کرامت ہے تو ہے بس ان فقیروں میں

یہ مے خواروں کی صحبت اور سے کچھ اور کر دے گی
کبھی اے زاہدو بیٹھو تو ان روشن ضمیروں میں

تیری صحبت میں آئینہ میرے پہلو میں دِل میرا
وہ ہے تیرے مشیروں میں یہ ہے میرے مشیروں میں

یہ بدمست ازل ہیں رِند اے واعظ نہ چھوڑیں گے
پڑا ہے بادۂ انگور ان سب کے خمیروں میں

تمہیں ناز اپنی صورت پر ہمیں اپنی طبیعت پر
جو تم ہو لاجوابوں میں تو ہم ہیں بے نظیروں میں

تمہاری آنکھ سے آنکھیں لڑائے کس کی شامت ہے
قضا سمٹے ہوئی بیٹھی ہے اس ترکش کے تیروں میں

ستمگر تم سے نیچے مجھ سے نیچے ہیں ستم دیدہ
نہ مجھ سا سختِ جانوں میں نہ تم سا سخت گیروں میں

نصیب اس دل کے جس دل کو نشانہ تُو نے ٹھہرایا
خوشا وہ آرزوئیں بٹ گئیں جو تیرے تیروں میں

مصائب قید ہی کے ہم کو اے تقدیر کیا کم تھے
یہ امیدِ رہائی آ ملے کیوں ہم اسیروں میں

ہجوم آرزو بے قید جوش حُسنِ بے پردہ
حیاء کی خیر ہو بے ڈھب پھنسی ہے ان شریروں میں

ذوالفقار علی خان گوہر

ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو

اگر حاکم ظالم ہو تو اس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو۔ خدا اس کو بدل دے گا یا اسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بدعملیوں کے سبب آتی ہے ورنہ (صاحب ایمان) کے ساتھ خدا کا سایہ ہوتا ہے (صاحب ایمان) کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حضرت مرزا بشیر احمد- ایم اے

روحانیت کے دو زبردست ستون

نونہالانِ جماعت سے دردمندانہ اپیل

روحانیت کا خلاصہ دو باتوں میں آجاتا ہے یعنی ایک تقویٰ اور دوسرے دعاؤں میں شغف- تقویٰ دل کی پاکیزگی اور طہارت نفس کے لئے بطور جڑھ کے ہے اور دعاؤں میں شغف خدا کے ساتھ ذاتی تعلق کا بنیادی ستون ہے- نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جو اعمال کے ظاہری جسم کے مقابل پر روح کا حکم رکھتا ہے- تقویٰ کی روح جو دل کی گہرائیوں میں جاگزیں ہوتی ہے وہ عادت اور ریاء کی آلائش سے لازماً پاک رہتی ہے دراصل تقویٰ ایک خالص طاہر و مطہر جوہر ہے- جو دل میں پیدا ہوتا اور پھر سارے اعضاء پر اس طرح چھا جاتا ہے جس طرح کہ ایک وسیع اور گھنا بادل زرخیز زمین پر چھا کر اسے سیراب کرتا ہے- مگر تقویٰ کے بغیر انسان کے اعمال ریت کے خشک ذروں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے- میں نے بے شمار آدمیوں کو دیکھا ہے- جو بظاہر عبادت کے پابند نظر آتے ہیں مگر ان میں تقویٰ کی روح مفقود ہوتی ہے ان کا جسم بظاہر پاک وصاف دکھائی دیتا ہے مگر ان کے دل میں جذام کے داغوں نے غلبہ پا کر اس کی اعلیٰ صفات کو خاک میں ملا دیا ہوتا ہے- وہ ذرا ذرا سی بات پر ناجائز باتوں کی طرف اس طرح لپکتے ہیں جس طرح ایک بھوکی گدھ کسی مردار کتے کی لاش کی طرف بھاگ کر آتی ہے اور حرام مال کھانا اور حرام مال کے ذرائع تلاش کرنا اور حرام باتوں میں مستغرق رہنا گویا ان کا دن رات کا مشغلہ ہوتا ہے پس یہ ایک یقینی بات ہے کہ اصل نیکی دل کے تقوےٰ میں ہے جو بطور جڑھ کے ہیں- اور تقوےٰ سے مراد وہ نیکی کا مستقل جذبہ ہے جس کے ماتحت ایک انسان اپنے ہر حرکت و سکون اور ہر قول و فعل میں خدا کی طرف دیکھتا ہے اور کوئی قدم اس کے منشاء کے خلاف نہیں اٹھاتا- وہ ہر وقت خدا کی رضاء کے رستوں کو تلاش کرتا اور اس کی ناراضگی کے مواقع سے اس طرح بچتا ہے جس طرح ایک ہوش حواس رکھنے والا انسان سانپ یا شیر سے بھاگتا ہے-

پس ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ اپنے دل میں تقویٰ پیدا کریں اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ تقویٰ کسی خاص نیک عمل کا نام نہیں ہے بلکہ تقویٰ خدا کی رضا کی تلاش اور اس کی ناراضگی سے بچنے اور ہر بات میں خدا کو اپنی ڈھال بنانے کا نام ہے اور یہ وہ جذبہ ہے جس کا صدر مقام دل ہے اور جس سے ہر نیک عمل کی آبپاشی ہوتی ہے- ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے ممتاز صحابی حضرت ابی بن کعبؓ سے کسی نے پوچھا تھا کہ تقویٰ سے کیا مراد ہے- انہوں نے مثال دے کر سمجھایا کہ متقی وہ شخص ہے جو دنیا میں اس طرح زندگی گزارے جس طرح کہ ایک خاردار جھاڑیوں والے رستہ میں سے گزرنے والا انسان چاروں طرف سے اپنے جسم اور لباس کو بچا کر گزرتا اور پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے-

پس روحانیت کا درس اول یہ ہے کہ ہمارے دوست اور خصوصاً نوجوان دوست تقویٰ اختیار کریں- وہ بے شک دنیا کے کاموں میں حصہ لیں- مادی علوم سیکھیں- سائنس میں ترقی کریں- سائنس کو فروغ دیں- صنعتوں کو بڑھائیں- زراعت کو کمال تک پہنچائیں- شادیاں رچائیں- اولاد کی خوشیاں منائیں- معصوم تفریحوں کی مجلسیں جمائیں مگر ان کے سینوں میں تقویٰ اور خشیتہ اللہ کا شاداب درخت ہمیشہ لہلہاتا رہے یعنی "دست باکار ہو اور دل بایار" دوسری چیز جو روحانیت کی جان کہلانے کی حق دار ہے وہ دعاؤں کی عادت اور دعاؤں میں شغف ہے- یہ نیکی ایک طرف تو تقویٰ کا لازمی نتیجہ ہے کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک متقی انسان ہو خدا کا خوف دل میں رکھتا ہے- دعاؤں کی طرف سے غافل رہے- اور دوسری طرف یہ نیکی تقویٰ کو زندہ رکھنے کا ذریعہ بھی ہے- گویا یہ نیکی تقویٰ کا سبب بھی ہے اور اس کا نتیجہ بھی- اور حق یہ ہے کہ دعا دین حق کی جان ہے کیونکہ یہی وہ چیز ہے جس سے انسان کا اس کے آسمانی آقا اور خالق و مالک کے ساتھ ذاتی تعلق قائم ہوتا ہے- جس دین میں خدا کے ساتھ انسان کا ذاتی تعلق قائم نہیں ہوتا وہ دین ہرگز کوئی دین نہیں بلکہ محض ایک مردہ لاش یا ایک خشک شاخ ہے جس کی کوئی قیمت نہیں- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو اپنی ہر ضرورت مجھ سے مانگا کرو- میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا- مگر ضروری ہے کہ تم بھی میرے احکام کو مانو- مگر یاد رکھنا چاہئے کہ دعا سے مراد رسمی دعا نہیں بلکہ حقیقی دردوسوز کی دعا مراد ہے- جس میں انسان کا دل گویا پگھل کر خدا کے دروازہ پر گر جائے- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"دعا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں- خدا نے مجھے بار بار یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا دعا ہی کے ذریعہ ہو گا- ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اس کے سواء کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں- جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے مگر اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانے پر پہنچنے کے واسطے کس قدر توجہ اور محنت درکار ہے- دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہے-"

پس ہمارے احباب کو اور خصوصاً نوجوان عزیزوں کو دعاؤں کی عادت ڈالنی چاہئے اس کے بغیر خدا کے ساتھ ذاتی تعلق ہرگز قائم نہیں ہو سکتا اور دین محض ایک بے جان سی چیز بن کر رہ جاتا ہے اور خدا کے تازہ نشانوں سے محروم ہو کر صرف ایک قصہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے- مگر جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے دعا حقیقی دعا ہونی چاہئے جس کے ساتھ دل کا انتہائی سوز و گداز شامل ہو اور اگر دل کی ہنڈیا نہیں ابلتی تو کم از کم دل سے دھواں تو اٹھے پس چاہئے کہ خدا کے دامن سے اس طرح چمٹے رہو کہ وہ ایک مہربان باپ کی طرح تمہاری جھولی بھرنے میں خوشی محسوس کرے- مگر یاد رکھو کہ دعا ایک یا دو یا تین وقت کی دعا کا نام نہیں بے شک خدا چاہے تو بندہ کی پہلی پکار پر ہی اس کی دعا قبول کر لے مگر اکثر ایسا نہیں ہوتا بلکہ خدا کی یہ سنت ہے کہ وہ بندے کے صبر اور استقامت کو بھی آزماتا ہے اور بعض اوقات لمبا سلسلہ دعاؤں کا چلنے کے بعد قبولیت کا وقت آتا ہے- بلکہ بعض بزرگوں کے متعلق تو یہاں تک لکھا ہے کہ انہوں نے بیس بیس سال مسلسل دعا کی اور پھر کہیں جا کر ان کی دعا قبول ہوئی- لیکن اس زمانہ کی کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے خدا نے یہ الفاظ فرمائے ہیں "یعنی آخری زمانہ میں جنت صاحب ایمان کے قریب کر دی جائے گی" اس لئے شاید وہ اب لوگوں کو اتنا نہ آزمائے جتنا کہ پچھلے لوگوں کو آزمایا گیا- مگر کچھ نہ کچھ صبر اور استقامت کا نمونہ تو بہرحال دکھانا ہو گا-

دعا کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اکثر فرمایا کرتے تھے دعا کے معاملہ میں خدا کا سلوک اپنے بندوں کے ساتھ دوستانہ رنگ کا ہوتا ہے- کبھی وہ اپنے بندوں کی بات مان لیتا ہے اور کبھی ان کی تربیت کے لئے اپنی بات منواتا ہے- پس اگر خدا کسی دعا کو رد کر دے تو اس پر دلگیر مت ہو اور صبر اور شکر سے کام لو اور یقین رکھو کہ اسی میں تمہاری بہتری تھی- دیکھو ایک نادان بچہ بسا اوقات آگ کے خوبصورت اور روشن شعلوں کو دیکھ کر ان کی طرف شوق سے لپکتا ہے مگر ماں باپ اسے روک دیتے ہیں اور وہ ان کے روکنے پر روتا بھی ہے مگر وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے- پس اگر کوئی دعا رد ہو جائے تو اس پر خدا سے تعلق نہ توڑو بلکہ اور زیادہ مضبوط کرو کیونکہ خدا مستقبل کی باتوں کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے- اور وہ تمہاری بہتری کو تم سے زیادہ سمجھتا ہے- اس لئے آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ سچے صاحب ایمان کی ہر دعا قبول ہوتی ہے مگر اس کے قبول ہونے کی صورتیں مختلف ہیں- (۱) یا تو خدا اپنے بندے کی دعا اسی صورت میں قبول فرما لیتا ہے جس صورت میں کہ وہ مانگی جاتی ہے- اور (۲) یا اگر یہ دعا خدا کی کسی سنت یا مصلحت کے خلاف ہوتی ہے یا خود دعا مانگنے والے کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے تو وہ اسے ظاہری صورت میں قبول کرنے کی بجائے اس سے کوئی ایسی تلخ تقدیر جو اس پر آنے والی ہوتی ہے ٹال دیتا ہے اور (۳) یا پھر اس کے لئے آخرت میں کوئی نعمت مخصوص کر دیتا ہے- گویا سچے صاحب ایمان کی دعا تو ضرور قبول کرتا ہے مگر اس کی قبولیت کی صورت مختلف ہو سکتی ہے پس دعا کرنے والے کو کسی حالت میں بھی دلگیر یا مایوس نہیں ہونا چاہئے- ہمارا آسمانی آقا ہر حال میں رحیم و کریم آقا ہے جس کی رحمت میں شک کرنا کفر میں داخل ہے- جس نے خدا کی رحمت میں شک کیا وہ گیا بعض بزرگوں نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ خدا کی رحمت کے بعض پہلوؤں سے شیطان بھی محروم نہیں ہے- پس آپ لوگ کیوں مایوس ہوتے ہیں- سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دعا اس الحاح اور درد اور انہماک کے ساتھ کی جائے اور خدا کے دامن کے ساتھ اس طرح لپٹا جائے اور اس کے باب رحمت پر اپنے آپ کو اس طرح پھینکا جائے کہ وہ ارحم الراحمین آقا اپنے بندے کی تضرعات کے جواب میں کچھ نہ کچھ انکشاف بصورت رویاء و کشف و.... کرنے کے لئے حرکت میں آجائے حدیث میں آتا ہے- کہ اگر بندہ خدا کی طرف قدم قدم چل کر آتا ہے تو وہ اس کی طرف دوڑ کر پہنچتا ہے- پس اگر دعا میں سوز و گداز کی صحیح کیفیت پیدا ہو جائے- تو خدا ضرور کسی نہ کسی رنگ میں اپنا منشاء ظاہر فرما دیتا ہے- خصوصاً جب کہ دعا میں ایک گونہ استخارہ کی کیفیت بھی پیدا کر لی جائے میرا تجربہ ہے کہ حقیقی دعا جواب سے خالی نہیں رہتی گو جواب کی صورت مختلف ہو سکتی ہے- مگر جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے- اس کے لئے دل کا تقویٰ اور سوز و گداز کی کیفیت اور صبر اور استقامت کا مقام ضرور شرط ہے-

خلاصہ کلام یہ ہے کہ روحانیت کا ماحصل تقویٰ اور دعا ہے- یہ دونوں چیزیں روحانیت کی جان ہیں پس ہماری جماعت کو عموماً اور ہمارے نوجوانوں کو خصوصاً ان دو باتوں کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے تاکہ شیطان ان کی طرف سے بالکل مایوس ہو جائے- وہ اپنے دل میں تقویٰ پیدا کریں جو نیکی کی روح اور اعمال صالحہ کی جڑ ہے جس کے متعلق یہ بالکل سچ کہا گیا ہے کہ "اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے" اور پھر وہ دعاؤں کی عادت ڈالیں جو خدا کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرنے کی ایک مضبوط

باقی صفحہ ۵ پر

تعارف .... ن س

گُل ــــ!

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کی مطبوعات میں سے ایک کتاب

اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی نے بچوں کے لئے تعلیمی اور تربیتی کورس تیار کیا تو حضرت امام جماعت الرابع نے مکرمہ سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ کراچی کو تحریر فرمایا:-

پیاری مکرمہ آپا سلیمہ میر صاحبہ

آپ کا خط موصول ہوا۔ بچوں کے لئے کتب کا پروگرام بہت اچھا ہے۔ بڑا پسند آیا اور دل کی گہرائیوں سے دعا نکلی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مساعی کا اجر دے اور مثبت نتائج بر آمد ہوں۔ سب لکھنے اور کام کرنے والیوں کو خاص طور پر میری طرف سے محبت بھرا سلام دیں۔

"اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو"

جب اس سیٹ کی دوسری کتاب "غنچہ" محترمہ حضرت طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کو ملی تو آپ نے امتہ الباری ناصر صاحبہ کو لکھا۔

"آپ کا خط اور کتاب غنچہ ملی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے۔ بہت خوب صورت کوشش ہے اور محنت اور محبت سے تیار کی گئی ہے میں نے شروع سے لے کر آخر تک پڑھی ہے بچوں کی معلومات اور مذہب میں دلچسپی بڑھانے والی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت بہت پیارے اور دلچسپ انداز میں لکھی ہے۔ باوجود ہر واقعہ کو جاننے کے پڑھتے ہوئے بہت لطف آیا۔

اس سلسلے کی پہلی کتاب کونپل (غالباً) کو پڑھ کر اور اب اس کو پڑھ کر میرے دل میں اس بات کی شدت سے خواہش پیدا ہوئی۔ کہ آپ کی اس محنت سے زیادہ سے زیادہ احمدی بچے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور ممالک اگر نہ سہی تو کم از کم پاکستان میں ہی سب بچے فائدہ اٹھالیں تو بہت اچھا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس کوشش کو قبول فرمائے۔ اور اس کو پھیلانے اور کماحقہ فائدہ اٹھائے جانے کے سامان پیدا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنے فضلوں سے نوازتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

"سب ممبرات کو میرا محبت بھرا سلام دیں"

محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ ڈپٹی ایجوکیشنل ایڈوائزر (ریٹائرڈ) مرکزی وزارت تعلیم حکومت پاکستان نے لکھا:-

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کراچی

"میں نے احمدی بچوں کے لئے تعلیمی اور تربیتی نصاب بنام کونپل دیکھا۔ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی اس کوشش کے لئے ان کو بہترین جزا دے۔ انہوں نے ایک بڑی اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بڑا احسن قدم اٹھایا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ چھوٹے بچوں کی خوش نصیب مائیں ضرور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گی۔ اور اسے اپنے بچوں کے ذہن اور ماحول کو مد نظر رکھ کر مناسب رنگ میں بچوں کو پیش کریں گی۔

میں پر زور سفارش کرتی ہوں کہ مائیں اس نصاب کو بچوں اور ماؤں کے لئے زیادہ مفید بنانے کے لئے اپنے دلچسپ تجربات اور مفید مشوروں سے ضرور نوازیں تاکہ اگلا ایڈیشن زیادہ مفید رنگ میں تیار کیا جاسکے۔

یاد رکھیں تربیت اولاد میں دعاؤں کو خاص اہمیت ہے۔ اس سے خود آپ کی تربیت نفس بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں اور سعی کو قبول فرمائے"

پیش لفظ کے طور پر محترمہ سلیمہ میر صاحبہ نے لکھا:-

خدا کے فضل و کرم کے ساتھ "کونپل" اور "غنچہ" کے بعد بچوں کے نصاب کے سلسلہ کا تیسرا حصہ "گل" پیش کیا جا رہا ہے "گل" دس سال کے بچوں کا تعلیمی اور تربیتی نصاب ہے۔ قرآن پاک کے پہلے پارے کے پہلے نصف حصہ کے حضرت علامہ میر محمد اسحاق صاحب (خدا تعالیٰ ان کو جنت کی اعلیٰ ترین نعماء سے نوازے) کے ترجمے کی شمولیت سے کتاب کی قدر و قیمت میں بیش بہا اضافہ ہو گیا ہے۔ اس سے ماؤں کو یاد کروانے میں آسانی ہوگی (اللہ نے چاہا تو) مستقبل کے معماروں کے ذہنوں کو دینی علوم سے منور کرنے کے لئے یہ سلسلہ نصاب شعبہ اصلاح وارشاد اور شعبہ اشاعت کی مشترکہ پیش کش ہے۔

"کونپل" امتہ الباری ناصر نے لکھی جبکہ "غنچہ" اور "گل" میں ان کی معاونت بشریٰ داؤد صاحبہ نے کی۔ خدا تعالیٰ ان کو اور ان کے علاوہ ہر اس فرد کو جس کی کوششیں اسے مکمل شکل میں آپ کے ہاتھوں تک پہنچانے میں شامل ہیں۔ اجر عظیم سے نوازے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ "گل" نظارت اشاعت ربوہ سے منظور شدہ ہے۔ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تحریر فرمایا:-

"میں نے تینوں کتابوں کونپل، غنچہ اور گل کی فوٹو سٹیٹ دیکھی ہیں۔ اچھی اور مفید ہیں۔"

دعا ہے کہ ان کتابوں سے بچے رہتی دنیا تک استفادہ کرتے چلے جائیں۔

جہاں تک اس کتاب کے مندرجات کا تعلق ہے اس میں توحید، رسالت، قصیدہ، خلفائے راشدین" حضرت ابو بکر صدیق" حضرت عمر فاروق" اور بعض دیگر باتیں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس سیٹ کو تجویز کرنے والوں، اور تربیت دینے والوں کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اس کی ہر کتاب کو زیادہ سے زیادہ مفید بنائے۔

ریویو آف ریلیجنز

ریویو آف ریلیجنز جو آج کل انگلستان سے شائع ہوتا ہے کا فروری ۱۹۹۴ء کا شمارہ پیش نظر ہے یہ ۸۸ ویں جلد کا دوسرا نمبر ہے اور نئے ٹائٹل کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ ریویو آف ریلیجنز کے دائیں طرف ایک مینار ہے اور اس کے نیچے پوپمی آئی کی ایک تصویر۔ اور تصویر کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ قدرتی ابتلا یا آسمانی سزا۔ دوسرا عنوان ہے زندگی اس کا مفہوم اور اس کی آغاز کی کیفیت تیسرا سرمایہ کاری، سود اور اسلام۔ چوتھا قرآن کریم۔ اس کے متن کی تاریخ پانچواں عیسائی تاریخ اس کے ٹیکسٹ کا مطالعہ۔

آج کل اس پرچے کے کنٹرولنگ بورڈ کے چیئرمین رفیق حیات ہیں اور بورڈ کے اراکین باسط احمد، فضل احمد، نبیلہ شاہد، خلیل الرحمان ملک شمیلا زاہدہ احمد، ملک سلیم، چوہدری محمود، ارشد احمدی، ولید احمد اور اس کی انتظامیہ کے بورڈ کے چیرمین۔ بی۔ اے۔ رفیق ہیں۔ اس پرچے کے سلسلے میں کہا گیا ہے کہ تمام خط و کتابت پرچے کے ایڈیٹر کے ساتھ ہونی چاہیئے جن کا پتہ یہ ہے:-

Baitul Fazl London
16, Gressenhall road
S.W 18, 5QL,
U. K.

بیت الفضل لندن
۱۶ گریسن ہال روڈ لندن
SW- 18 - 5QL یو۔ کے

اداریہ میں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ روحانی سچائی کی تلاش خاص طور پر تاریخی حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے نہایت ضروری ہے کہا جاتا ہے کہ ایک لمبے عرصہ سے مذہبی علماء اور تاریخ نویس مقدس صحیفوں کی تاریخی حیثیت متعین کرنے کے لئے شواہد جمع کرتے رہے ہیں۔ خاص طور پر عیسائیت اور اسلام کے سلسلے میں بہت کام ہوا ہے۔ اداریئے کے بعد تبصرہ کے عنوان سے برطانیہ کے سیاسی حالات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور اس بات کی علامات دکھائی گئی ہیں کہ لوگ چاہتے ہیں کہ بنیادی باتوں کی طرف رجوع کیا جائے۔ جیسا کہ پہلے بھی کہا گیا ہے ٹائٹل پر پوپمی آئی کی تصویر ہے اور اس کے نیچے تحریر یہ دی گئی ہے کہ قدرتی حوادث ہیں یا آسمانی سزا۔ اس سلسلے میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ یہ ان مضامین کے اقتباسات سے مدون کیا گیا ہے جو حضرت مرزا طاہر احمد صاحب موجودہ امام جماعت احمدیہ نے ۱۹۷۶ء میں "الفرقان" ربوہ میں تحریر کئے تھے

ذکریا ورک کا ایک مضمون "آپس میں" کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔ اصل عنوان انگریزی میں ہے۔

"Heart To Heart" ہارٹ ٹو ہارٹ

اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شبیہ مبارک کے ساتھ آپ کی کتاب (... اصول کی فلاسفی) کا ایک طویل اقتباس دیا گیا ہے جس میں علم کی پہلی دو صورتیں پیش کی گئی ہیں۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے سائنس اور مذہب کی دنیاؤں میں سے سفر کرتے ہوئے زندگی کے مفہوم اور اس کے آغاز کی کیفیات کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے گیارہ ستمبر ۱۹۹۳ء کو ناصر باغ احمدیہ سنٹر جرمنی میں سرمایہ کاری، سود اور اسلام کے متعلق دو سوالوں کے جو جواب دیئے تھے وہ شائع کئے گئے ہیں۔ نعیم عثمان میمن کا ایک مضمون "ہندو دیویاں اور دیوتا" کے عنوان سے شامل اشاعت ہے۔ اس کے بعد ابتدائی عیسائیت کی تاریخ سے متعلق باسط احمد کا ایک متن پر تنقیدی مطالعہ ہے۔ مضمون خاصا طویل ہے اور معلومات افزا۔ کتابوں کے تعارف میں مائیکل وائز کی کتاب بحر مردار کے مسودات کا تعارف دیا گیا ہے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی کتاب "مذہب کے نام پر خون" کا بھی مختصر سا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

تعارف محض اس لئے دیا جاتا ہے کہ قارئین کو پتہ چل سکے کہ کس شمارے میں کیسی کیسی دلچسپ اور معلومات افزاء باتیں درج ہیں۔ اصل مزا تو مکمل شمارے کو پڑھنے سے ہی آتا ہے جو دوست یہ شمارہ حاصل کرنا چاہیں تو انگلستان کے پتہ پر خط لکھیں۔

جذبات اور گناہ سے چھوٹ جانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا چاہئے۔ جب سب سے زیادہ خدا کی عظمت اور جبروت دل میں بیٹھ جائے تو گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر کے خوف دلانے سے بسا اوقات لوگوں کے دلوں پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ وہ مر جاتے ہیں تو پھر خوف الٰہی کا اثر کیوں کر نہ ہو۔ چاہیئے کہ اپنی عمر کا حساب کرتے رہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نورالدین منیر

مذہبی رواداری کی ضرورت

Crusade against religious intolerance

WARNING that the unity of the Pakistani nation is at stake, the Prime Minister has invited the intelligentsia to join hands with the government and curb the evils of ethnicity, sectarianism, religious intolerance and fanaticism. As the object is good, the response is likely to be prompt and vigorous.

It is well-known that ethnicity cost us an irreparable loss of a fertile, spacious and populous province. Sectarianism and fanaticism are also playing havoc with our people. Bomb blasts take a heavy toll of innocent lives. Members of one sect kill the members of another sect and vice versa. Churches, temples and mosques are demolished due to sectarian prejudices.

All this is done wrongly in the name of Islam. Far from it, Islam prohibits compulsion in religion, directs the resolution of all ideological differences through dialogue and affords protection to all places of worship regardless of their religious affiliation.

Evil has, indeed, gripped tightly our nation but how to get rid of it. It cannot be undone merely by verbal exhortations by the intelligentsia, the utmost which they can undertake. Unless we do away with its root cause, the nation can in no way be unified.

Apprehending the emergenбe of centrifugal forces after him, the Quaid-i-Azam had forbidden his successors from succumbing to the wishes of the clerics and making religion or some creed the basis of discrimination in the rights of the people. He had in fact outlawed the concept of making Pakistan a theocratic state.

Unfortunately some of his successors did not stick to this principle and bowing before the demands of some clerics amended the Constitution according to their wishes. Consequently the present constitution has deprived some of the citizens of their fuhdamental rights and made it impossible for them to share politics in the mainstream.

The amended Constitution has changed the political complexion altogether. Previously the government would take action against anyone who would spread sectarian hatred and create a law and order situation. But the amended constitution has helped to create a feeling of superiority among the clerics and a thinking that they are the true repository of political power.

Two incidents which happened recently will bear this out. A party of some clerics staged a demonstration before the premises of the Supreme Court, apparently to put pressure on the Honourable Judges in respect of some specific law suit. In another case, a cleric, instead of going to the court and seeking conviction and punishment of the presumed culprit, took the law into his own hands and issued a Fatwa against a Federal Minister.

The things have come to such a sorry pass. The pity is that the PPP government does not realise the depth of fidelity which the masses cherish for it and of the loathing which they have for clerics who spread disorder in the land, although election results have illustrated it for many a time.

So, if the Prime Minister really wants to root out sectarianism she has to enlist the help of some enlightened Ulema, conscienteous members of the Opposition and restore the Constitution to its original shape of 1973. She will make history if she achieves this feat. But so long as the Constitution remains divisive, the nation shall remain divided and at the mercy of the politically motivated clerics.

NUR-UD-DIN MUNEER
Karachi

DAWN FRIDAY, JULY 22, 1994

انگریزی روزنامہ ڈان کے ۲۲ جولائی ۱۹۹۴ء کے شمارہ میں کراچی سے نورالدین منیر مذہبی غیررواداری کے خلاف مہم کے عنوان سے خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:۔

وزیراعظم نے پاکستان کی یکجہتی کے متعلق متنبہ کرتے ہوئے دانش وروں سے اپیل کی ہے کہ وہ حکومت کا ساتھ دیں تاکہ علاقائیت' فرقہ واریت' مذہبی غیررواداری اور ہٹ دھرمی کی برائیوں کا خاتمہ کیا جاسکے۔ مقصد بہت اچھا ہے اس لئے اس کے متعلق مثبت رد عمل جلد بھی ہو گا اور شدید بھی۔

یہ بات مسلّمہ ہے کہ علاقائیت نے ہمیں ناقابل تلافی نقصان اس طرح پہنچایا ہے کہ ایک نہایت زرخیز' وسیع' اور خاصی بڑی آبادی کے صوبہ سے ہمیں محروم کردیا۔ جہاں تک فرقہ واریت کا تعلق ہے اور اسی طرح ہٹ دھرمی کا بھی یہ بھی ملک میں بہت زیادہ نقصان کا باعث بن رہے ہیں۔ بموں کے دھماکے بہت زیادہ بے گناہ جانوں کے نقصان کا باعث ہیں۔ ایک فرقہ کے لوگ دوسرے فرقہ کے لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ یعنی دوسرے فرقہ کے لوگوں کے گرجے مندر اور مساجد گرائے جارہے ہیں اور اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ فرقہ واریت کا تعصب موجود ہے۔ یہ سب کچھ نہایت غلط خیالات کے مطابق اسلام کے نام پر کیا جارہا ہے۔ حالانکہ بات اس سے بہت مختلف ہے یعنی اسلام مذہب میں جبر کو روکتا ہے۔ اس بات کی ہدایت دیتا ہے کہ اختلافات کو گفت وشنید کے ذریعے نبٹایا جائے اور اسلام تمام عبادت گاہوں کی حفاظت کا حکم دیتا ہے۔ عبادت گاہیں چاہے کسی فرقے یا مذہب کی ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس برائی نے ہماری قوم کو اس طرح دبوچ رکھا ہے کہ یہ نہیں سمجھ آسکتی کہ اس سے چھٹکارا کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور ان برائیوں کو کس طرح روکا جاسکتا ہے۔ یہ بات تو یقینی ہے کہ صرف زبانی کلامی طور پر نصائح کرتے ہوئے........ جو دانش وروں کی طرف سے عام طور پر کی جاتی ہیں۔ لوگوں کو ان باتوں سے باز نہیں رکھا جاسکتا۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اس معاملے کی جڑ تک پہنچیں تاکہ ہمارا ملک متحد رہے۔ انہی باتوں کے پیش آنے کے خطرات کے پیش نظر قائداعظم نے اپنے جانشینوں کو اس بات سے سختی سے منع کیا تھا کہ وہ Clerics کی خواہشات کے پیچھے نہ چلیں۔ اور کسی مذہب یا مسلک کو حکومت کی بنیاد بنا کر امتیازی پالیسیاں اختیار نہ کریں جس سے لوگوں کے حقوق پامال ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اس بات کو بالکل پسند نہیں کیا تھا بلکہ یہ کہا تھا کہ پاکستان کو ایک مذہبی ریاست نہیں بنایا جائے گا۔ بدقسمتی سے ان کے بعض جانشینوں نے ان باتوں کی پرواہ نہ کی اور ان کے اصولوں کو چھوڑتے ہوئے بعض Clerics کے مطالبات سے مرعوب ہو کر دستور پاکستان میں ترمیمات کر دیں یہ ترمیمات ان کی اپنی خواہشات کے مطابق تھیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ موجوہ دستور نے بعض شہریوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیا ہے۔ اور اس بات کو ان کے لئے ناممکن بنا دیا ہے کہ وہ سیاست کے بڑے دھارے میں حصہ دار بن سکیں۔

اس دستور میں جو ترمیم شدہ ہے یہاں کا سیاسی ڈھانچہ ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔ اس سے پہلے حکومت کسی شخص کے خلاف بھی کارروائی کرنے کے لئے تیار رہتی تھی اگر اسے یہ پتہ چلتا تھا کہ وہ فرقہ واریت کی نفرت پھیلا رہا ہے۔ اور اس طرح امن و امان کا مسئلہ پیدا کر رہا ہے لیکن ترمیم شدہ دستور میں ایسے احساسات کو جنم دیا گیا ہے جن کی وجہ سے بعض Clerics اپنی برتری کا احساس رکھنے لگے ہیں اور ایسی ذہنیت پیدا کر دی گئی ہے کہ وہی سیاسی طاقت کے حقیقی ضامن ہیں۔

جو واقعات حال ہی میں ظہور پذیر ہوئے ہیں اس بات کی دلیل کے طور پر پیش کئے جاسکتے ہیں۔ بعض Clerics نے سپریم کورٹ کے سامنے دھرنا مارا اور ظاہر ہے کہ ایسا اس لئے کیا گیا کہ معزز ججوں کو ایک قانونی فیصلہ دینے کے سلسلے میں متاثر کیا جائے۔ ایک اور واقعہ یوں ہوا کہ ایک Cleric نے بجائے اس کے کہ وہ معاملے کو کسی عدالت میں لے جاتا اور وہاں سے جسے وہ ملزم سمجھتا تھا سزا دلواتا اس نے خود ہی قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور وفاقی وزیر کے خلاف فتویٰ جاری کر دیا۔

حالات اس حد تک خراب ہو چکے ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کو اس بات کا اندازہ نہیں ہے کہ لوگ کس قدر یہ چاہتے ہیں کہ یہاں امن و امان ہونا چاہئے اور Clerics کو کسی قسم کی غیر قانونی حرکت کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ ایسے مذہبی راہنماؤں کو عوام الناس نفرت سے دیکھتے ہیں۔ انتخابات کے نتائج نے یہ بات کئی دفعہ واضح کر دی ہے۔

پس اگر وزیراعظم صاحبہ حقیقی طور پر یہ چاہتی ہیں کہ فرقہ واریت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے تو انہیں چاہئے کہ وہ روشن دماغ علماء کی مدد حاصل کریں۔ حزب اختلاف کے باضمیر افراد کو اپنے ساتھ ملائیں اور پاکستانی دستور کا مسئلہ پیش کر کے اس کی اصلی حالت پر جو ۱۹۷۳ء میں تھی لائیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو یہ ان کا ایک تاریخی کارنامہ ہو گا۔ لیکن جب تک اس میں تقسیم کرنے والی دفعات موجود رہیں گی قوم بھی بٹی رہے گی۔ اور ایسے Clerics کے ہاتھوں میں کھیلے گی جن کے اصل مقاصد سیاسی ہوں گے۔

بقیہ صفحہ ۳

کڑی ہے اور اپنی دعاؤں میں ایسا سوز و گداز پیدا کریں اور خدا کے دامن سے اس طرح لپٹیں کہ اس کی رحمت انہیں چاروں طرف سے گھیر لے۔ اور پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی بھی ایسے رنگ میں تربیت کریں۔ کہ ان کے بعد وہ بھی ان نعمتوں کے حامل بن جائیں۔ جو خود انہیں حاصل ہوئی ہیں تا یہ سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے۔ اور جماعت کی روحانیت نہ صرف ہمیشہ قائم رہے بلکہ اس کا ہر قدم پہلے قدم سے آگے اٹھے اور برابر اٹھتا چلا جائے۔

جیسا کہ میں نے شروع میں بیان کیا ہے اب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق کم ہوتے جاتے ہیں۔ اور بہت ہی تھوڑے رہ گئے ہیں اور پرانے رفیق تو چند گنتی کے نفوس سے زیادہ نہیں پس نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ آگے آکر ان کی جگہ لیں اور تقویٰ اور دعاؤں کی عادت میں اتنی ترقی کریں کہ خدا کے تازہ بتازہ نشانوں کے مورد بن جائیں۔ ان کے کانوں میں خدا کی آواز گونجے۔ اور ان کے قلوب خدا کی رحمت اور اس کی محبت اور اس کی برکات کا گہوارہ بن جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ خدا کرے کہ سوئے ہوئے دل جاگ اٹھیں اور جاگتے ہوئے دل ہوشیار اور چوکس ہو جائیں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

(الفضل ۲۰' ۲۱۔ اگست ۱۹۶۶ء)

بین المملکی حالات - واقعات - شخصیات

سربوں کی طرف سے سخت رد عمل کی علامات

اقوام متحدہ نے بوسنیا کے سربوں پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے یوکرین کے ایک ہوائی جہاز پر چھوٹے ہتھیاروں سے حملہ کرکے اسے گولیوں کا نشانہ بنایا۔ گزشتہ تین دنوں میں یہ پانچواں واقعہ ہے کہ کسی جہاز پر سربوں نے گولیاں برسائیں۔ اقوام متحدہ کے افسران کا کہنا ہے کہ ہوائی جہازوں پر فائرنگ کے واقعات سے سرب عالمی برادری کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر ان کے خلاف کوئی سخت ایکشن کیا گیا تو ان کی طرف سے سخت رد عمل ظاہر کیا جائے گا۔

امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر اگلے ہفتے روس' فرانس' برطانیہ اور جرمنی کے وزرائے خارجہ سے ملیں گے تاکہ سربوں کے خلاف عالمی طور پر پیش کیا گیا امن منصوبہ رد کرنے کے جرم میں سزائیں تجویز کی جائیں۔ اقوام متحدہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ اقوام کے فوجی مبصرین نے دیکھا کہ سربوں کے زیر قبضہ علاقے الڈزا سے جو سارایے وو کے مغرب میں واقع ہے' یوکرین کے طیارہ پر گولیاں برسائی گئیں۔ ۲۰ سے زیادہ گولیوں کے نشانات طیارے کے پچھلی طرف دیکھے گئے۔ بعد ازاں وہ طیارہ بحفاظت کیف کے ہوائی اڈے پر اتر گیا۔

اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ اس واقعہ نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ اس سے قبل کے ایسے ہی دو واقعات کی ذمہ داری سربوں پر ڈالی جائے۔ سرب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سراجیوو کا امن کتنی آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے اور عالمی برادری کس طرح بوسنیا میں امن کے قیام کے لئے سربوں کے رحم و کرم پر ہے۔ اور اگر عالمی برادری نے سربوں کی مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ کیا تو اس کا رد عمل کیا ہو گا جب بھی سرب یہ دیکھتے ہیں کہ ان کو کونے میں دھکیلا جا رہا ہے تو وہ ایسے ہی رد عمل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ سربوں کے ترجمان نے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے کوئی فائرنگ نہیں کی اور ایسا کام مسلمانوں نے کیا ہے تاکہ سربوں کے خلاف نیٹو اور اقوام متحدہ کو کسی اقدام کے لئے اکسایا جا سکے۔

بڑی طاقتوں کے امن منصوبہ کو مسلمانوں اور کروٹس نے غیر مشروط طور پر قبول کر لیا ہے جب کہ سربوں نے اسے رد کرتے ہوئے اس پر بعض شرائط عائد کی ہیں۔

روانڈا/ مغربی ملکوں کا رویہ

روانڈا میں خانہ جنگی کے نتیجے میں جو تباہی ہوئی ہے اس کے اوپر مغربی ملکوں کا رویہ خاصا سرد مہری کا ہے۔ مغربی ملکوں کی طرف سے امداد کے وعدے کئے جا رہے ہیں لیکن جب اس پر عمل ہو گا اس وقت تک روانڈا کے سر سے قیامت گزر جائے گی۔ اس وقت ضرورت ہے کہ مغربی ممالک روانڈا کی اقتصادی امداد کے لئے ویسی ہی تیزی دکھائیں جیسی انہوں نے گلف وار ۱۹۹۰ء کے وقت دکھائی تھی۔ اور جس سے یہ پتہ چلتا تھا کہ اگر مغربی ممالک فی الواقعی حرکت کرنے پر تل جائیں تو وہ بڑا کام کرکے دکھا سکتے ہیں۔ خلیج کی جنگ کے وقت دو ماہ کے اندر اندر امریکہ کے ذرائع نے ۲۵۰۰ پروازیں کیں اور فوج اور فوجی ساز و سامان کا ڈھیر صحرا میں لگا دیا۔ بحری جہازوں کے ذریعے فوجیوں کی آمد اس کے علاوہ تھی۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ مغربی ممالک وسطی افریقہ کے تباہ حال ملک کے عوام کی مدد کے لئے ۴۹-۱۹۴۸ء میں برلن پہنچائی جانے والی فوج کی سی تیز رفتاری کا مظاہرہ کریں۔ اس وقت مغربی ملکوں کے طیاروں نے ایک دن میں ۱۲۷۵۰ ٹن امدادی سامان برلن پہنچا دیا تھا۔ ۳۸۰ طیاروں نے ۲ لاکھ ۷۷ ہزار ۲۸۷ پروازوں کے ذریعے ۱۱ ماہ میں وہ کام کر دکھایا جو مغربی ملکوں کی طاقت و قوت کا صحیح اظہار تھا۔

لیکن سوال یہ ہے کہ محض انسانی ہمدردی کی خاطر کسی سیاسی' سفارتی یا عالمی فائدے کے حصول سے بے گانہ ہو کر مغربی ممالک اور امریکہ آج ایسا کر سکتے ہیں۔ امریکہ نے کہا ہے کہ اس کی طرف سے روانڈا کو جو امداد دی جائے گی وہ اکتوبر سے لاگو ہو گی جب امریکہ کا نیا مالی سال شروع ہو گا۔ ظاہر ہے کہ اس کے بعد بھی مالی امداد روانڈا تک اس وقت پہنچے گی جب بڑی تعداد میں مظلوم مہاجر اپنی جان سے گذر جائیں گے۔

اس وقت زائر کے کیمپوں میں ہیضے سے ۱۴ ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں ان کو دفن کرنے کے لئے اجتماعی قبروں کے نام پر بڑے بڑے گڑھے کھودے جاتے ہیں جن میں مرنے والوں کو اٹھا اٹھا کر پھینک دیا جاتا ہے۔ بل ڈوزر بعد ازاں مٹی کو برابر کر دیتا ہے۔

روانڈا کے نئے صدر اور حکومت نے مہاجرین سے واپس آنے کو کہا ہے اور کچھ تھوڑی تعداد میں لوگ واپس آنا شروع بھی ہو گئے ہیں۔ یاد رہے کہ روانڈا کی کل آبادی کے دو تہائی مرد عورتیں بچے اپنا ملک جان کے ڈر سے چھوڑ گئے تھے اب جب کہ حکمران شکست کھا گئے ہیں اور باغی پیٹریاٹک فرنٹ نے حکومت سنبھال لی ہے اور روانڈا میں امن ہو گیا ہے تو پناہ گزین واپس جا رہے ہیں۔

شاہ حسین رابن ملاقات

واشنگٹن میں اسرائیل کے وزیراعظم مسٹر رابن اور اردن کے سربراہ شاہ حسین کی ملاقات ایک تاریخی واقعہ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ چند سال قبل دریائے اردن کے دونوں طرف آباد لوگ اس ملاقات کے بارے میں سوچ بھی نہ سکتے تھے۔ اردن کے شاہ اور اسرائیل کے وزیراعظم کے درمیان اس ملاقات کی راہ کئی ماہ پہلے سے ہموار ہو چکی تھی۔

یاد رہے کہ ۴۳ سال قبل موجودہ شاہ حسین کے والد شاہ عبداللہ کو ایک مشتعل فلسطینی نے اس وقت ہلاک کر دیا تھا جب وہ مسجد اقصیٰ کی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔ شاہ عبداللہ پر الزام تھا کہ انہوں نے خفیہ طور پر اسرائیلی لیڈروں سے ملاقات کی ہے۔ شاہ حسین اس وقت مشرق وسطی میں سب سے زیادہ طویل عرصہ تک حکومت کرنے والے سربراہ ہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ عربوں اور اسرائیل کو آپس میں تعلقات قائم کرنا چاہئیں۔ شاہ حسین کے بارے میں کہا جاتا رہا ہے کہ وہ حالیہ چند سالوں میں اسرائیلی وزیراعظم سے کئی بار خفیہ ملاقات کر چکے ہیں۔ لیکن شاہ حسین نے ہمیشہ اس بات کی تردید کی ہے۔ دونوں ممالک جنگ نہ کرنے کے معاہدے پر دستخط کریں گے جس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان حالت جنگ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ شام کی طرف سے شاہ حسین کے اس اقدام کی مخالفت کی گئی ہے۔ شام کا مسئلہ ہے کہ اسرائیل کے ساتھ مخاصمت میں اب وہ اکیلا رہ گیا ہے باقی سارے اسرائیل کے ساتھ مفاہمت کر چکے ہیں۔

روس دوبارہ ماضی کی طرف

۱۹۹۱ء کے دسمبر میں روس یوکرین اور بیلارس کے لیڈر بیلارس کے دارالحکومت منسک میں جمع ہوئے جہاں انہوں نے سوویت یونین کو توڑنے کا فیصلہ کیا۔ اب کیا یہ تاریخ کا مذاق نہیں ہے کہ یوکرین اور بیلارس کے ووٹروں نے اپنے ملکوں کے صدر کے طور پر ایسے امیدواروں کو منتخب کیا ہے جو روس کے حامی ہیں اور روس کے ساتھ غیر معمولی قریبی تعلقات چاہتے ہیں۔ اس وقت یہ کہنا تو ابھی شاید دور کی بات ہو کہ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نئی ایمپائر کی تعمیر کر رہے ہیں لیکن ۱۵ میں سے ۱۲ سابق سوویت ریاستیں آپس میں زیادہ قریبی تعلقات کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مستقبل میں حالات کس سمت میں پلٹا کھا جائیں۔ اس وقت روس' یوکرین اور بیلارس کے درمیان تجارت کو آزاد کرانے کے لئے معاہدے ہونگے۔ سوویت یونین کے ٹوٹتے ہی ان ملکوں نے اپنے بارڈر پر چیک پوسٹیں قائم کر دیں اور ایک دوسرے کے فائدے کی حامل سہولتوں کو ختم کر دیا۔ یہ بلاشبہ بے وقوفی تھی بیلارس ایک کروڑ کی آبادی کا ایسا ملک ہے جو روس اور پولینڈ کے درمیان واقع ہے جہاں پر ماضی کے کمیونسٹوں نے کبھی بھی اقتدار کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہاں پر اقتصادی اصلاحات نہیں ہو سکیں ملک میں افراط زر ۵۰۰ فی صد ہے۔ فی کس آمدنی صرف ۲۵ ڈالر ماہوار ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ ملک غریبی میں جکڑا ہوا ہے۔ کئی ماہ سے بیلارس کے وزیراعظم اس کوشش میں ہیں وہ اپنے ملک کی کرنسی کو مقابلتہً مضبوط روسی روبل سے بدل لیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ روس کے مرکزی بینک کو یوکرین کی اقتصادیات پر کنٹرول حاصل ہو جائے گا۔

یوکرین کی ۵۲ ملین آبادی روس کی ۱۵۰ ملین آبادی کے ساتھ تجارتی لین دین میں ترقی چاہتی ہے اور اقتصادی میدان میں ہر قسم کا قریبی تعاون چاہتی ہے۔ لیکن روس کی سیاسی بالادستی شاید انہیں قبول نہ ہو گی۔

بچپن سے ہی مالی قربانی کا مزا ڈال دیں

چندے سے زیادہ ہمیں اگلی نسل کے اخلاص میں دلچسپی ہونی چاہئے۔ اگر ہم بچوں کو شروع ہی سے خدا کی راہ میں مالی قربانی کا مزا ڈال دیں' اس کا چسکا ان کو پڑ جائے تو آئندہ ساری زندگی یہ بات ان کی تربیت کے دوسرے معاملات پر بھی اثر انداز رہے گی۔ اور جس کو مالی قربانی کی عادت ہو وہ خدا کے فضل سے عبادتوں میں بھی بہتر ہو جاتا ہے۔ جماعت سے عمومی تعلق میں بھی اچھا ہو جاتا ہے اور یہ اس کی روحانی زندگی کی ضمانت کا بہت ہی اہم ذریعہ ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وفاقی وزیر سید اقبال حیدر کا بیان

○ فرقہ وارانہ فسادات کے حوالے سے تحریک پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے وفاقی وزیر اقبال حیدر نے کہا کہ ملک میں معصوم مسلمان شہریوں کا قتل عام مسلمانوں کے ذریعے ہو رہا ہے اور اسلام کا نام استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ بات پوری امت مسلمہ کے لئے چیلنج ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض مذہب کے ٹھیکیدار علماء مسلمانوں کو لڑا کر فسادات کی آگ بھڑکا کر گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ یہ لوگ قوم کے بدترین دشمن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا خدا ایک ہے، ہمارا رسول ایک ہے اور قرآن ایک ہے تو پھر یہ خون ریزی کیوں ہو رہی ہے۔ یہ لمحہ فکریہ ہے ہمیں رواداری کا ثبوت دینا ہوگا کیونکہ رسول پاک نے تلوار سے نہیں بلکہ اپنے آپ کو کردار سے منوایا تھا۔ آج ہمارے علماء اور رہنما کلاشنکوف لے کر چلتے ہیں مسلح باڈی گارڈ رکھتے ہیں آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ انتہا پسندی پیدا کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوانین موجود ہیں۔ ہمارا دین ایسا مستحکم ہے کہ کوئی بھی شخص توہین رسالت کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سینٹ کی ایک مشترکہ کمیٹی بنائی جائے جو سیکشن ۲۹۵ سے لے کر ۲۹۸ تک درج مقدمات کا صرف جائزہ لے۔

(روزنامہ پاکستان ۲۸- جولائی ۹۴ء)

پی ایل او کی قانونی حیثیت کو چیلنج

اسلامی مزاحمتی تحریک حماس کے ایک سینئر عہدیدار نے کہا ہے کہ فلسطینی تنظیم آزادی (پی ایل او) فلسطینی عوام کی نمائندگی نہیں کرتی۔ پی ایل او نے اسرائیل کا قبضہ تسلیم کر لیا ہے، یہودیوں کی بستیوں کو قائم رکھا ہے۔ القدس کا سوال فراموش کر دیا ہے اور فلسطینی مہاجرین کو بھول گئی ہے انہوں نے کہا کہ خود مختاری حاصل کرنے والے علاقے ابھی تک اسرائیل کے زیر قبضہ ہیں اس لئے ہمیں جہاد اور مزاحمت کا حق ابھی بھی حاصل ہے۔

فلسطینی سربراہ مسٹر یاسر عرفات نے کئی بار فلسطینیوں کے اتحاد کی اپیل کی ہے اور اپوزیشن کے گروپوں، مثلاً حماس کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھایا ہے۔

گذشتہ دنوں فلسطینی پولیس نے اسرائیلی فوج کے ایک لیفٹیننٹ کے قتل کے الزام میں حماس کے تین افراد کو گرفتار کیا تھا۔ اس پر حماس کے لوگوں نے فلسطینی پولیس کے سربراہ ناصر یوسف کو "خانہ جنگی" برپا کرنے کی دھمکی دے دی تھی۔

حماس کے مسٹر احمد باہر نے کہا کہ ان کی جماعت خود مختار فلسطینی علاقے میں عام انتخابات میں حصہ نہیں لے گی۔ یہ انتخابات اس سال کے اختتام پر متوقع ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی انتظامیہ چونکہ عوام کی امنگوں کی مظہر نہیں ہے اس لئے اس کے زیر انتظام انتخابات میں حصہ لینے کا کوئی جواز نہیں ہے مسٹر احمد باہر ان ۴۱۵ فلسطینیوں میں شامل ہیں جن کو اسرائیل نے دسمبر ۱۹۹۲ء میں جنوبی لبنان میں جلاوطن کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ تاہم ہم بلدیاتی انتخابات کے مخالف نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا فلسطینی انتظامیہ سے کوئی سیاسی رابطہ نہیں ہے۔ صرف روزمرہ کے معاملات کو نبٹانے کا رابطہ ہے۔

یاد رہے کہ قریباً دس ہزار فلسطینیوں نے گذشتہ روز خود مختاری کے معاہدے کے خلاف غزہ میں مظاہرہ کیا تھا۔

روانڈا/روزانہ ۳ ہزار افراد کی ہلاکت

شمالی زائیر کے قصبے گوما میں ہیضہ اور دیگر بیماریوں سے روانڈا کے لوگوں کے مرنے کی تعداد بڑھ کر روزانہ تین ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ طبی عملے کے ترجمان نے بتایا کہ ان میں سے آدھی اموات ہیضے سے ایک چوتھائی پیچش سے اور باقی ملیریا اور دیگر بیماریوں سے ہو رہی ہیں۔ تاہم بعض طبی اقدامات کے نتیجے میں صورت حال میں معمولی بہتری ہوئی ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ ۲۰ جولائی کو ہمارے ۵۰ فیصد مریض مر رہے تھے لیکن ۲۳ جولائی کو یہ تناسب کم ہو کر ۲۱ فیصد رہ گیا۔ تاہم کٹالے کیمپ کے باسیوں کی تعداد میں اضافہ ہے یہاں ۴ لاکھ افراد بطور مہاجر رہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ ہم روزانہ ۸۰۰ مریضوں کا علاج کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ہماری طبی تنظیم بہت مایوس ہے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم غلام فاطمہ وصیت نمبر ۱۱۲۳۴ زوجہ مکرم محمد شفیع صاحب نے ۱۹۴۸ء میں ساعیلہ ضلع گجرات سے وصیت کی تھی اس کے بعد سے ان کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں اگر وہ خود پڑھیں یا ان کے بارہ میں کسی کو علم ہو تو براہ کرم فوری دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز منصور احمد ناصر ابن مکرم شریف احمد اشرف صاحب مربی سلسلہ (واقف نو۔ عمر سات سال) ٹی بی کا مریض ہے۔ اگرچہ پھیپھڑوں والی خطرناک ٹی بی نہیں ہے۔ گلے کے کامیاب اپریشن کے بعد ۱۵- جون ۹۴ سے ٹی بی کا علاج جاری ہے جو کہ ۹ ماہ کے عرصہ میں مکمل ہوگا۔ عزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب سابق کارکن جدید پریس عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار ہیں۔

اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام "شازیہ بدر" سے تبدیل کر کے "شازیہ حمید" رکھ لیا ہے۔ براہ کرم مجھے آئندہ اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

شازیہ حمید

c/o مکرم بدر احمد خان صاحب

محلہ دارالرحمت وسطی ۱۸/۴۵ ربوہ

○ میں نے اپنا نام "عابدہ پروین کنول" سے بدل کر "عابدہ رفیق" رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

عابدہ رفیق اہلیہ محمد رفیق ارائیں

بنت چوہدری رشید احمد

مکان نمبر ۱۲/۲۵ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ

بازیافتہ نقدی

○ اقصیٰ روڈ سے کچھ نقدی ملی ہے۔ اسی طرح کچھ نقدی گول بازار سے بھی ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو وہ دفتر صدر عمومی سے رجوع کریں۔

صدر عمومی ربوہ

شعبہ تحریک جدید

○ مجلس انصار اللہ کے ہر رکن سے تین سوال

۱- کیا آپ اور آپ کے سب اہل و عیال تحریک جدید کے مالی جہاد میں معیاری وعدہ کے ساتھ شامل ہیں؟ (معیاری وعدہ سال بھر میں ایک ماہ کی آمد کا کم از کم پانچواں حصہ ہے)

۲- کیا آپ سب کا وعدہ آپ کی مالی وسعت کے مطابق ہے؟

۳- کیا آپ اپنے وعدہ کی سو فیصد ادائیگی کر چکے ہیں؟

(قیادت تحریک جدید)

مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ

کمپیوٹر سائنس، کمپیوٹر انجینئرز ایسوسی ایشن

○ تمام احباب جماعت جو مندرجہ بالا فیلڈز میں B.Sc یا اس سے زائد ڈگری رکھتے ہوں یا کسی مستند ادارہ سے کم از کم دو سالہ ڈپلومہ/ سرٹیفکیٹ کورس مکمل کیا ہو سے درخواست ہے کہ اپنے کوائف (نام، ولدیت، موجودہ پتہ، فون نمبر، تعلیم، فیلڈ، تعلیمی ادارہ کا نام) سے ۲۰- اگست تک مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

مرزا غلام قادر احمد

معرفت وکالت مال ثانی

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ضرورت سٹاف

○ نصرت جہاں اکیڈمی میں درج ذیل مضامین کے لئے اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں۔

شماریات، معاشیات، ریاضی، کیمسٹری، انگلش، اردو۔

امیدواروں کا متعلقہ مضامین میں کم از کم ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس۔ سی سیکنڈ ڈویژن ہونا لازمی ہے۔

اکیڈمی میں ملازمت کے خواہشمند امیدوار فوری طور پر اپنی درخواستیں چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر خاکسار سے ملیں

پرنسپل

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

(ہومیوپیتھک) ٹانک ڈراپس

زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب، دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے

قیمت 40/- روپے

کیوریٹو ہومیو ٹیبلیٹس (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) گوبازار ربوہ

فون: 04524-211283 - 04524-771

فیکس: 04524-212299

خبریں

ربوہ 30- جولائی- 1994ء
گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کشمیر پر مذاکرات کا انحصار بھارت کے رویے پر ہے۔ پاکستان نے کبھی مذاکرات کو مسترد نہیں کیا۔ انہوں نے سارک ممالک کے وزارتی سطح کے اجلاس میں شرکت کے لئے ڈھاکہ پہنچنے پر کہا کہ میں بھارت کے وزیر مملکت سے ملاقات کرکے مسئلہ کشمیر پر بات چیت کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو اپنے ہمسایہ ممالک کے خلاف معاندانہ رویہ ختم کر دینا چاہئے۔ سارک کے ہر رکن ملک کے ساتھ بھارت کا یہی رویہ ہے۔

○ صوبائی وزیر قانون نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ ماہ بھرتی پر سے پابندی اٹھالی جائے گی۔ ۲۱- ہزار افراد کو روزگار ملے گا۔ بلدیاتی نظام تبدیل کرکے ویلیج کونسلیں قائم کی جائیں گی۔ ووٹر کی عمر ۱۸ سال کی جائے گی۔

○ مسلم لیگ اور حلیف جماعتیں حکومت کے خلاف ۱۴- اگست کو حتمی لائحہ عمل کا اعلان کریں گی کراچی میں جوائنٹ ایکشن کمیٹی کے اجلاس میں مسلم لیگ کے علاوہ جے یو پی' اے این پی اور جمعیت اہل حدیث کے رہنما شریک ہونگے۔

○ وزیر مملکت برائے خزانہ مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ پاکستان کی اقتصادی پالیسیوں پر ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف مطمئن ہیں امداد دینے والے دونوں اداروں کے حکام کی پاکستان کے ساتھ مکمل مفاہمت ہے۔ ہماری پالیسیوں کو دوسرے ترقی پذیر ممالک کے لئے ایک مثال قرار دیا گیا ہے۔ متعدد سرمایہ کاروں نے پاکستان میں سرمایہ کاری میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔

○ ۱۴- کشمیری راہنماؤں کی گرفتاری کے خلاف مقبوضہ وادی میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ کل جماعتی حریت کانفرنس کی اپیل پر ہر قسم کا کاروبار زندگی معطل رہا۔ ٹریفک بند رہی۔ سڑکیں اور گلیاں سنسان رہیں۔ درگاہ حضرت بل میں داخل ہونے کی کوشش پر گرفتار تمام احباب کو بس میں بٹھا کر نامعلوم مقام پر پہنچا دیا گیا۔ گرفتاری کے موقع پر فائرنگ ہوئی۔ صحافیوں کے ایک گروپ پر بھی فائرنگ کی گئی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ صورت حال کشیدہ ہوگئی ہے۔

○ افغان لیڈر احمد شاہ مسعود نے گذشتہ ماہ بھارت کا خفیہ دورہ کیا اور ربانی حکومت کی فضائیہ کو موثر بنانے کے لئے بھارت سے معاونت کی درخواست کی۔ اس کے نتیجہ میں بھارتی فضائیہ کے ۲۰ ٹیکنیشنوں کا ایک وفد افغانستان کے بگرام ائرپورٹ پر بھیج دیا گیا۔ بھارت احمد شاہ مسعود کو چیکوسلوکیہ سے بھی چھوٹے ہتھیار اور گولہ بارود خرید کردے گا۔

○ سینٹ میں ناموس صحابہ بل مسترد کئے جانے کے خلاف سپاہ صحابہ نے بڑے بڑے شہروں میں جلوس نکالے۔ کوئٹہ میں جلوس نکالنے پر سپاہ صحابہ کے ۱۴- کارکن گرفتار کر لئے گئے۔ لاہور' سرگودھا اور فیصل آباد میں بھی جلوس نکالے گئے۔

○ وفاقی حکومت نے صدر لغاری کو بدنام کرنے کے الزام میں قائد حزب اختلاف نواز شریف کے خلاف مقدمہ درج کروا دیا ہے۔ ملزمان میں نواز شریف کے علاوہ ان کے پریس سیکرٹری مشاہد حسین اور اخبارات کے ایڈیٹر اور پبلشر حضرات بھی شامل ہیں۔

○ بھارتی فوج نے چار زیر حراست مجاہدین کو ہلاک کر دیا ہے۔ ہلاکت سے قبل ان پر تشدد کیا گیا۔ یہ مجاہدین بھارتی فوج نے بڈگام کے ایک گاؤں سے گرفتار کئے تھے۔

○ کوہاٹ کے قریب بس کے حادثے میں ۱۴- افراد ہلاک اور ۱۷- زخمی ہوگئے۔

○ نئے ووٹروں کے اندراج کا کام پیر سے شروع ہوگا اس مقصد کے لئے ملک بھر میں ۲۰ ہزار مراکز قائم کر دئے گئے ہیں۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ صحافیوں کو رشوت دینے کا الزام من گھڑت ہے۔

○ ڈھوڈک کے مقام پر تیل کی تلاش کا کام روک دینے والے قیصرانی قبیلے کے سربراہ نے وزیر پیٹرولیم سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ہے انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ملاقات سے پہلے فرنٹیئر فورس کے دستے واپس بلائے جائیں۔ علاقے میں مسلح تصادم کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر پیٹرولیم نے کہا ہے کہ آئل اور گیس کارپوریشن میں ہر ۳ ماہ کے بعد ۱۰ ہزار آسامیاں پیدا کی جائیں گی۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ امریکہ بھارت کو دورمار میزائلوں کی تیاری سے روکے۔ بھارت باز نہ آیا تو علاقے کے ممالک اپنی سیکیورٹی کے پورے نظام کا از سر نو جائزہ لیں گے۔ بھارت کا پروگرام سارے علاقے کے لئے سنگین خطرہ ہے۔

○ پاکستان اور وسط ایشیا کے درمیان ریلوے لائن تعمیر کرنے کی منظوری دے دی گئی ہے۔ پاکستان اور ترکمانستان کے درمیان ۸۵۰ کلومیٹر ریلوے لائن کی تعمیر کے لئے سپین کی کمپنی رپورٹ تیار کرے گی۔ اس برس سرمایہ کاری میں ۱- گنا اضافہ ہوگا۔ یہ فیصلے سرمایہ کاری بورڈ کے اجلاس میں کئے گئے جس کی صدارت وزیر اعظم نے کی۔

○ وزیر اطلاعات خالد احمد خان کھرل نے کہا ہے کہ حکومت کو کوئی خطرہ نہیں۔ اپوزیشن کی ڈس انفارمیشن کا مقصد صرف اپنے کارکنوں کی حوصلہ افزائی ہے۔

○ صوبہ سرحد میں میجر عامر کے گاؤں پنج پیر کی ناکہ بندی جاری ہے ان کے عزیزوں نے بتایا ہے کہ وہ صوبہ سرحد کی ایک اہم شخصیت کے ہاں مقیم ہیں اور محفوظ ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بینظیر بھٹو نے ماضی سے کوئی سبق نہیں سیکھا وہ قدم قدم اپنے باپ کے نقش قدم پر چل رہی ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ عوامی مسائل سے بے خبر حکومت کے دن گنے جاچکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے وزیر اعظم کو مذاکرات کی دعوت دی جواب میں غداری کے مقدمے مل گئے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف کی روش صحیح نہیں۔ حکومتیں گرانے کا سلسلہ بند کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی پروگرام ضروری ہے۔

○ وفاقی وزیر مسٹر یوسف تالپور نے کہا ہے کہ ہم دباؤ میں نہیں آئیں گے۔ نواز شریف کے خلاف انکوائری مکمل ہوتے ہی کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مرتضیٰ کے استقبال کے لئے ن لیگ نے لوگوں کو اٹھایا۔

○ وزیر اعظم نے گورنر پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ منظور احمد وٹو کے خلاف بیان بازی فوراً بند کرائیں۔ وزیر اعلیٰ وٹو دانشمندی سے حکومت چلا رہے ہیں انہیں میری پوری سپورٹ حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں کوئی ابہام نہیں۔

○ وزیر اعظم نے سنٹر بورڈ آف ریونیو کے اعلیٰ افسران کو تبدیل کر دیا ہے۔

○ صوبائی وزیر قانون نے بتایا ہے کہ ایک نیا قانون زیر غور ہے جس کے تحت عام انتخابات میں ووٹ نہ ڈالنے والے کو جرمانہ ہوگا۔

○ عارف والا کو پاکپتن ضلع میں شامل کیا جائے نہ کیا جائے یہ فیصلہ ایک خصوصی کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے دھمکی دی ہے کہ اگر ناموس صحابہ بل پاس نہ ہوا تو ملک میں بہت کچھ ہوگا۔

○ روسی کمانڈوز نے ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا جس کے نتیجے میں ایک ہائی جیکر اور ۴- یرغمالی خواتین ہلاک ہوگئیں۔ ہائی جیکروں نے ایک بس کو اغوا کیا اور اس کے بعد ہیلی کاپٹر طلب کیا جو انہیں دے دیا گیا۔

○ لاہور میں رکشہ سواروں سے ۶۲ لاکھ روپے کے پرائز بانڈ لوٹ لئے گئے۔

○ حیدر آباد جیل میں شدید ہنگامہ کے نتیجہ میں ایک قیدی ہلاک اور ۵ سپاہیوں سمیت ۲۰- افراد زخمی ہوگئے۔

○ ایم کیو ایم نے کہا ہے کہ چیف جسٹس سندھ کو موت کی دھمکی دینے اور استعفیٰ پر مجبور کرنے کے خط کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ امریکہ نائجیریا میں سول حکومت بحال کرانے کے لئے مختلف پابندیاں عائد کر رہا ہے۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ حکومت اہم ٹیپ عدالت کو سنائے گی اس کے بعد ملک نعیم کی گرفتاری کا فیصلہ ہوگا۔

○ بریگیڈئر امتیاز نے کہا ہے کہ مجھ پر ایسی معلومات کے حصول کے لئے دباؤ ڈالا جا رہا ہے جن سے نواز شریف پھنس جائیں انہوں نے کہا کہ ماضی میں جو کچھ کیا فوج کے ڈسپلن کے تحت کیا۔ آئی بی کے سیکرٹ فنڈ کا راز میرے سینے میں قوم کی مقدس امانت ہے کوئی اس کو افشا نہیں کر سکتا۔

GOOD NEWS
بفضل خدا تعالیٰ
WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
مکان 211274 ہائش 212487
بشارت احمد خان

(خصوصاً ہومیو پیتھک) ڈاکٹرز متوجہ ہوں
ہمارے تیار کردہ ہومیو پیتھک مرکبات کے فری سیمپلز اور لٹریچر کیلئے بذریعہ خط یا ٹیلیفون رابطہ کریں۔
کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر عالم ہومیو) پیتھک کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-211283 فیکس 04524-212299